

سرینگر ٹائمز

17 مارچ 2026ء، بروز منگلوار

باغ گل لالہ جانے والوں کی چاہتیں کہیں ٹریفک جام میں تمام نہ ہو جائیں

سرینگر میں واقع ٹولپ گارڈن عرف باغ گل لالہ عوام کیلئے کھول دیا گیا۔ افتتاحی موقع پر موسم کے ابر آلود اور سرد ہونے کے سبب اگرچہ باغ میں داخل ہونے والوں کی تعداد زیادہ نہیں تھی مگر آئیو اے ایام میں دیکھنے والوں کی تعداد اس قدر بڑھ جانے کا امکان ہے کہ ٹریفک کو کنٹرول کرنے کیلئے حکام کو زبردست سخت کرنا ہوگی۔ موسم اگر سازگار اور مہربان ثابت ہوا تو لوگوں کے رش سے پیدا شدہ کئی مسائل سے نمٹنے کیلئے ٹریفک اور پولیس کو غیر معمولی اقدامات اٹھانا پڑیں گے۔ ٹولپ گارڈن ایک سال کی کافی محنت و مشقت کے بعد منظر عام پر لایا گیا لیکن اس باغ کی عمر صرف ایک ماہ یا اس سے زیادہ کچھ دنوں تک ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو دیکھنے کیلئے لوگوں کی تڑپ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر شخص اور ہر گھرانہ اپنی پہلی فرصت میں اس میں داخل ہو کر پھولوں کا نظارہ کر کے سیر و تفریح سے محفوظ ہونا چاہتا ہے۔

باغ گل لالہ یقیناً اہل کشمیر کی پہلی پسند بن گئی ہے اور سیاحوں کی طرف سے اس باغ کو دیکھنے کیلئے وادی کشمیر کی طرف ان کا رخ شدت اختیار کرتا ہے۔ کل و زیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے باغ کو کھلا چھوڑنے سے پہلے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ٹولپ گارڈن کی خوبصورتی عروج پر ہے جبکہ اس کے مکمل طور پر کھل جانے میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے باغ کو سنوارنے سجانے کیلئے محکمہ فلوری کلچر کے اعلیٰ حاکموں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی محنت رنگ لائی ہے۔

عید سے چند دنوں سے پہلے باغ گل لالہ کے عوام کیلئے کھلا چھوڑنے کے نتیجے میں عید کے بعد اس باغ کی طرف عوام کا رخ یقیناً اتنا تک پہنچ سکتا ہے۔ عید کے موقعوں پر بچوں کو سیر و تفریح اچھلنے کودنے بھیل کود کے تین زبردست چاہت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے والدین کے ساتھ اس باغ گل لالہ میں صبح سے شام تک لطف اندوز ہونے کیلئے ضد کریں گے۔ والدین کو بھی اس باغ کا نظارہ کرنے کا شوق ہے کیونکہ سردیوں کی ٹختیوں کے بعد ٹولپ گارڈن کی سیر ان کیلئے موسم بہار میں قدم رکھنے کے مترادف ہوگا۔ باغ گل لالہ کی طرف عوام اور سیاحوں کے رجحان کو دیکھتے ہوئے حکام نے اب کے برس داخلہ کی ٹکٹ میں اضافہ کیا ہے۔ بڑوں کیلئے کسی سو روپے مقرر کئے گئے ہیں جبکہ بچوں کیلئے کم قیمت کی ٹکٹ کا بندوبست ہے۔

اگلے ایک ماہ تک باغ گل لالہ کی جانب ہر سڑک اور شاہراہ کافی مصروف رہے گی۔ اس دوران باغ سے باہر اور اندر شاپنگ اور کھانے پینے کے شال بھی جگ جائیں گے۔ کشمیری مصنوعات کی فروخت کے ساتھ ساتھ پھولوں کی خریداری میں بھی لوگ دلچسپی لیں گے۔ 30 سے زیادہ دنوں تک گارڈن کے اندر اور ارد گرد ایک میلہ لگ جائے گا۔ لیکن ان تمام تر خوشی کے سامان اور سہولیات کے باوجود اگر ٹریفک کا نظام بگڑ جائے تو باغ کو دیکھنے کیلئے ارمان ارمان ہی رہ جائیں گے۔ ہر شخص اس باغ کو کسی مشکل مرحلوں کو طے کئے بغیر دیکھنا چاہتا ہے۔ سب کے پاس کاریں نہیں ہوتیں۔ لوگ مسافر بسوں میں سفر کریں گے یا آن کر ایہ پر لیں گے لیکن کافی مسافت طے کرنے اور کرایہ کیلئے اچھی خاصی رقم ادا کرنے کے باوجود اگر ٹریفک کی آمدورفت میں خلل پڑا تو وقت ضائع ہوگا۔ ٹریفک جام کے نتیجے میں جسم تھکاؤ سے چور چور ہو جائے تو باغ کے دروازے تک پہنچ کر بھی اندر جانے کیلئے من نہیں لگ سکتا۔ اس معاملہ کا سخت اور سنجیدہ نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔

گھر کے اندر مشروم اگانے کا آسان اور مفید طریقہ

ہوتا ہے۔ اس مرحلے میں کمرے کی صفائی، نمی اور درجہ حرارت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ چند دنوں کے بعد ان کیلے پانی ڈالیں اور پھولے چھوٹے مشروم نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھنا بہت دلچسپ ہوتا ہے کہ کس طرح ایک چھوٹا سا بیج آہستہ آہستہ مکمل مشروم کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب مشروم مناسب سائز تک پہنچ جائے تو اسے احتیاط سے توڑ لیا جاتا ہے تاکہ باقی مشروم کی افزائش متاثر نہ ہو۔

گھر میں اگانے کے مشروم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ تازہ اور خاص ہوتے ہیں۔ بازار میں ملنے والے مشروم اکثر کئی دن پرانے ہوتے ہیں جبکہ گھر میں اگانے کے مشروم کو ضرورت کے مطابق فوراً استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ یقین بھی رہتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی غیر ضروری کیمیائی چیز شامل نہیں ہے۔ مشروم غذائیت کے اعتبار سے بھی ایک نہایت مفید غذا ہے۔ اس میں پروٹین، وٹامنز اور معدنیات کی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے صحت مند خوراک کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ اسے گوشت کے متبادل کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کا ذائقہ اور ساخت بعض اوقات گوشت سے ملتی جلتی محسوس ہوتی ہے۔

گھر کے اندر مشروم اگانے کا ایک اور فائدہ یہ ہے کہ یہ بچوں اور نوجوانوں کے لیے ایک تعلیمی تجربہ بھی بن سکتا ہے۔ جب بچے اپنی آنکھوں کے سامنے کسی قدرتی چیز کو بڑھتے اور تیار ہوتے دیکھتے ہیں تو ان میں قدرتی نظام کے بارے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں محنت، صبر اور نگہداشت کی اہمیت کا بھی احساس ہوتا ہے۔ مشروم کی گھریلو کاشت میں صفائی کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ یہ ایک حساس عمل ہے اس لیے اگر ماحول صاف نہ ہو تو غیر ضروری جراثیم یا پھپھوندی پیدا ہو سکتی ہے جو مشروم کی افزائش کو متاثر کر سکتی ہے۔ اسی لیے کمرے کو صاف ستھرا رکھنا، ہوا کی مناسب آمدورفت کا انتظام کرنا اور نمی کو متوازن رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

بہت سے گھروں میں اب یہ رجحان بھی پیدا ہو رہا ہے کہ لوگ اپنی روزمرہ خوراک کی کچھ چیزیں خود پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے گھر میں سبزیوں، اگانا، خوشبودار جڑی بوٹیوں لگانا یا پھر مشروم اگانا۔ اس طرح نہ صرف تازہ غذا حاصل ہوتی ہے بلکہ گھر کے افراد میں فطرت کے قریب رہنے کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ مشروم کی کاشت بظاہر ایک سادہ عمل معلوم ہوتی ہے لیکن اس میں کچھ بنیادی اصولوں کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ صحیح درجہ حرارت، مناسب نمی اور صاف ماحول اس کی کامیاب کاشت کے لیے بنیادی عناصر ہیں۔ جب یہ تینوں چیزیں درست ہوں تو مشروم نہایت تیزی سے بڑھتا ہے اور اچھی پیداوار دیتا ہے۔

گھر کے اندر مشروم اگانا ایک ایسا مشغلہ بھی بن سکتا ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ چھوٹے پیمانے کے کاروبار میں بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگ ابتدا میں صرف شوق کے طور پر مشروم اگانے ہیں لیکن جب انہیں اس میں مہارت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اسے مزید بڑھا کر دوسروں کو بھی فراہم کرنے لگتے ہیں۔ آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مشروم کی گھریلو کاشت ایک مفید محنت بخش اور دلچسپ سرگرمی ہے۔ یہ نہ صرف تازہ اور غذائیت سے بھرپور غذا فراہم کرتی ہے بلکہ گھر کے ماحول میں ایک مثبت مصروفیت بھی پیدا کرتی ہے۔ اگر تھوڑی سی محنت، صفائی اور مناسب دیکھ بھال کا خیال رکھا جائے تو کوئی بھی شخص اپنے گھر کے اندر کامیابی سے مشروم اگا سکتا ہے اور اس قدرتی نعمت سے بھرپور فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

ضرورت مندوں کی مدد: ایک مہذب معاشرے کی پہچان

انسانی ہمدردی، ایثار اور تعاون کے جذبے سے معاشرہ کیسے مضبوط اور خوشحال بنتا ہے

ضرورت مندوں کی مدد کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس عمل میں خلوص اور احترام کو ہمیشہ مقدم رکھا جائے۔ کسی کی مدد کرتے وقت اس کی عزت نفس کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر مدد کے ساتھ تعجب یا احسان بتانے کا رویہ شامل ہو جائے تو اس کی اصل روح ختم ہو جاتی ہے۔ حقیقی مدد وہی ہوتی ہے جو خاموشی اور اخلاص کے ساتھ کی جائے تاکہ لینے والے کو شرمندگی کا احساس نہ ہو بلکہ اسے یہ محسوس ہو کہ معاشرہ اس کے ساتھ کھڑا ہے۔

خاندان اور تعلیمی اداروں کا کردار بھی اس حوالے سے بہت اہم ہے۔ اگر بچوں کو بچپن ہی سے دوسروں کی مدد کرنے کی عادت سکھائی جائے تو وہ بڑے ہو کر بھی اسی جذبے کو برقرار رکھتے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ وہ اپنے حلقوں یا کتاب میں ضرورت مند بچوں کے ساتھ باتیں۔ اسی طرح اسکولوں میں بھی طلبہ کو سماجی خدمت کے پروگراموں میں شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ ان میں انسان دوستی اور تعاون کا جذبہ پروان چڑھے۔

اس کے علاوہ سماجی تنظیمیں اور فلاحی ادارے بھی معاشرے میں مدد کے عمل کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے غریبوں، یتیموں، یتیم خانوں اور بیمار افراد تک امداد پہنچانے کے لئے مختلف منصوبے چلاتے ہیں۔ ایسے اداروں کے ساتھ تعاون کرنا بھی ایک موثر طریقہ ہے جس کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک مدد پہنچائی جا سکتی ہے۔

قدرتی آفات جیسے سیلاب، زلزلے یا سخت سردی کے موسم میں ضرورت مندوں کی مدد کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ایسے مواقع پر بہت سے لوگ اپنے گھروں، روزگار اور ضروری سامان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر معاشرے کے لوگ اجتماعی طور پر ان کی مدد کے لئے آگے آئیں تو متاثرہ افراد کو دوبارہ زندگی شروع کرنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ یہی وہ مواقع ہوتے ہیں جب انسانیت کی اصل روح سامنے آتی ہے اور لوگ ایک دوسرے کے لئے ڈھال بن جاتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ضرورت مندوں کی مدد صرف دوسروں کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتی بلکہ اس کے مثبت اثرات مدد کرنے والے کی اپنی شخصیت پر بھی پڑتے ہیں۔ جب انسان کسی کے چہرے پر خوشی دیکھتا ہے تو اسے اندرونی سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح انسان میں عاجزی، شکرگزاری اور دوسروں کے لئے محبت جیسے اوصاف پیدا ہوتے ہیں جو ایک متوازن اور خوشحال زندگی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

آج کے دور میں جہاں معاشرتی مسائل بڑھ رہے ہیں، وہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنے اپنے حصے کا کردار ادا کریں۔ اگر ہر شخص یہ عہدہ کر لے کہ وہ اپنے ارد گرد کم از کم ایک فرد کی ضرورت مند شخص کی مدد کرے گا تو معاشرے میں مثبت تبدیلی آ سکتی ہے۔ اس طرح غربت، محرومی اور تنہائی جیسے مسائل کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت مندوں کی مدد کرنا صرف ایک اخلاقی ذمہ داری نہیں بلکہ انسان ہونے کا بنیادی تقاضا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوں، ایک دوسرے کا ہاتھ تھامیں اور مشکلات میں ساتھ دیں، یقیناً زیادہ مضبوط، خوشحال اور پر امن ہوتا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ محبت، احترام اور باہمی تعاون کی مثال بنے تو ہمیں اپنے دلوں میں ہمدردی کے چراغ روشن کرنے ہوں گے اور عملی طور پر ضرورت مندوں کی مدد کے لئے آگے بڑھنا ہوگا۔ یہی وہ ایک بہتر اور روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

خبر و نظر

گھر کے اندرونی ماحول میں قدرتی روشنی کی اہمیت

دیسہ راجا

انسانی زندگی میں روشنی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ روشنی کے بغیر نہ صرف ہماری روزمرہ کی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں بلکہ ہمارا جسمانی اور ذہنی توازن بھی برقرار نہیں رہ سکتا۔ گھر انسان کے سکون اور آرام کی جگہ ہوتا ہے، اس لیے اس کے اندرونی ماحول کو ایسا بنا چاہیے جو صحت بخش، خوشگوار اور دلکش ہو۔ گھروں کے اندرونی ڈیزائن یا سجاوٹ میں بہت سی چیزیں اہم ہوتی ہیں، جیسے رنگوں کا انتخاب، فرنیچر کی ترتیب، دیواروں کی آرائش اور ہوا کی آمدورفت۔ لیکن سب کے ساتھ ساتھ قدرتی روشنی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اگر گھر میں سورج کی روشنی مناسب مقدار میں داخل ہو تو وہ نہ صرف گھر کو روشن اور خوشگوار بناتی ہے بلکہ رہنے والوں کی صحت اور مزاج پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔

قدرتی روشنی دراصل سورج کی روشنی ہے جو گھر کیوں، روشن دانوں یا دروازوں کے ذریعے گھروں کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ روشنی مصنوعی بلب یا لائٹوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ فائدہ مند اور خوشگوار ہوتی ہے۔ جب سورج کی نرم اور سنہری شعاعیں گھر کے کمروں میں پھیلیں تو ایک خاص طرح کی تازگی اور زندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید دور میں اندرونی ڈیزائن کے ماہرین گھروں کی تعمیر اور سجاوٹ میں قدرتی روشنی کو مرکزی اہمیت دیتے ہیں۔

قدرتی روشنی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کی جسمانی صحت کے لیے مفید ہے۔ سورج کی قدرتی روشنی جسم کو وٹامن ڈی فراہم کرتی ہے جو ہڈیوں کی مضبوطی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اگر گھروں میں مناسب مقدار میں سورج کی روشنی داخل ہو تو گھر کے افراد کو وٹامن ڈی کی کمی کا سامنا نہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سورج کی قدرتی روشنی جراثیم کو ختم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ ایسے گھر جن میں روشنی کم ہوتی ہے وہاں نمی اور جراثیم کے بڑھنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، جس سے مختلف بیماریوں کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس روشن اور ہوادار گھر صحت مند ماحول فراہم کرتے ہیں۔

قدرتی روشنی کا ایک اہم فائدہ ذہنی سکون اور خوش مزاجی بھی ہے۔ ماہرین کے مطابق سورج کی قدرتی روشنی دماغ پر مثبت اثر ڈالتی ہے اور خوشی کے ہارمون کو متحرک کرتی ہے۔ جب گھر کے اندر قدرتی روشنی موجود ہوتی ہے تو انسان خود کو زیادہ پر سکون، متحرک اور خوش محسوس کرتا ہے۔ اس کے برعکس تاریک یا کم روشنی والے گھروں میں رہنے والے افراد اکثر محسوس، اداسی اور ہستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے گھروں کے ڈیزائن میں کئی محکمہ کیوں اور روشن دانوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

گھروں کی خوبصورتی میں بھی قدرتی روشنی کا اہم کردار ہوتا ہے۔ جب سورج کی روشنی کمروں میں داخل ہوتی ہے تو دیواروں کے رنگ، پردے، کتاہن اور فرنیچر زیادہ خوبصورت اور نمایاں نظر آتے ہیں۔ قدرتی روشنی کئی بھی جگہ کو صبح اور کاشدہ محسوس کرانی ہے۔ اگر کسی کمرے میں روشنی مناسب مقدار میں ہو تو وہ کمرہ زیادہ دلکش اور آرام دہ لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید گھروں میں بڑی کھڑکیاں، شیشے کی دیواریں اور کٹلے برآمدے بنائے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ روشنی اندر آسکے۔

توانائی کی بچت کے حوالے سے بھی قدرتی روشنی بہت اہم ہے۔ اگر دن کے وقت گھروں میں سورج کی قدرتی روشنی کافی ہو تو بلب اور لائٹس جلانے کی ضرورت کم پڑتی ہے۔ اس طرح بجلی کی کھپت کم ہو جاتی ہے اور گھریلو اخراجات میں بھی کمی آتی ہے۔ موجودہ دور میں جب توانائی کے وسائل محدود ہوتے جا رہے ہیں تو قدرتی روشنی کا استعمال نہ صرف اقتصادی لحاظ سے فائدہ مند ہے بلکہ ماحول دوست بھی ہے۔

گھروں میں قدرتی روشنی کو بہتر بنانے کے لیے کچھ آسان تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں۔ سب سے پہلے گھروں کی تعمیر کے وقت کھڑکیوں کی سمت کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ سورج کی روشنی زیادہ سے زیادہ اندر آسکے۔ عام طور پر مشرق اور جنوب کی سمت میں کھڑکیاں رکھنے سے صبح اور دن کے وقت اچھی روشنی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کھڑکیوں پر بہت بھاری اور گہرے رنگ کے پردے لگانے سے بجائے ہلکے اور باریک پردے استعمال کرنے چاہئیں تاکہ روشنی آسانی سے اندر داخل ہو سکے۔

گھر کے اندر زیادہ روشنی اور اچھوتے کے رنگ بھی روشنی کے اثر کو بڑھانے میں مدد دیتے ہیں۔ اگر دیواروں پر ہلکے رنگ استعمال کیے جائیں جیسے سفید، کرم یا پکا زرد، تو یہ روشنی کو منعکس کرتے ہیں اور کمرہ زیادہ روشن محسوس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس گہرے رنگ روشنی کو جذب کر لیتے ہیں جس سے کمرہ تنہا تاریک لگ سکتا ہے۔

آئینوں کا استعمال بھی قدرتی روشنی کو بڑھانے کا ایک موثر طریقہ ہے۔ اگر کمرے میں آئین لگائے جائیں تو سورج کی روشنی بڑی ہو تو وہ روشنی کو منعکس کر کے پورے کمرے میں پھیلا دیتا ہے۔ اس طرح کم روشنی والے کمروں میں بھی زیادہ روشنی کا احساس پیدا کیا جا سکتا ہے۔

گھروں کے اندر پودوں کی موجودگی بھی قدرتی روشنی کے ساتھ مل کر ماحول کو زیادہ خوشگوار بنا دیتی ہے۔ جب سورج کی روشنی پودوں کے سبز پتوں پر پڑتی ہے تو ایک تازہ اور قدرتی منظر پیدا ہوتا ہے جو گھر کے ماحول کو دلکش بناتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پودے ہوا کو بھی صاف کرتے ہیں اور گھر کے اندر صحت مند فضا پیدا کرتے ہیں۔

قدرتی روشنی بچوں کی نشوونما کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ایسے گھر جہاں روشنی مناسب مقدار میں ہو وہاں بچے زیادہ متحرک اور خوش مزاج رہتے ہیں۔ وہ کھیلنے، پڑھنے اور کھیلنے میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اس کے برعکس تاریک کمروں میں رہنے والے بچوں میں سستی اور تنگن پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی لیے بچوں کے کمروں میں خاص طور پر روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔

بزرگ افراد کے لیے بھی قدرتی روشنی نہایت مفید ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ جہاں کمزور ہو جاتی ہے اور کم روشنی میں دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر گھر میں قدرتی روشنی زیادہ ہو تو بزرگ افراد کے لیے روزمرہ کام آسانی ہو جاتی ہے اور انہیں کم روشنی کی وجہ سے پیش آنے والی مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

قدرتی روشنی کئی بھی گھر کی خوبصورتی، صحت مند اور سکون کے لیے نہایت ضروری ہے۔ یہ نہ صرف گھر کو روشن اور دلکش بناتی ہے بلکہ رہنے والوں کی جسمانی اور ذہنی صحت پر بھی مثبت اثر ڈالتی ہے۔ اگر گھروں کی تعمیر اور سجاوٹ کے وقت قدرتی روشنی کو مناسب اہمیت دی جائے تو گھر واقعی ایک خوشگوار اور آرام دہ جگہ بن سکتا ہے جہاں انسان خود کو تازہ دم اور مضبوط محسوس کرتا ہے۔ اسی لیے ہر گھر میں کوشش ہونی چاہیے کہ سورج کی قدرتی روشنی زیادہ سے زیادہ اندر آئے دیا جائے تاکہ زندگی کے اس قدرتی تحفے سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے۔

آج کے دور میں جب لوگ صحت بخش غذا کی تلاش میں رہتے ہیں اور ساتھ ہی گھر میں قدرتی اشیاء پیدا کرنے کا شوق بھی بڑھ رہا ہے، ایسے میں مشروم کی گھریلو کاشت ایک نہایت دلچسپ اور مفید سرگرمی بن کر سامنے آئی ہے۔ مشروم ایک ایسی غذا ہے جو غذائیت سے بھرپور ہونے کے ساتھ ساتھ نسبتاً آسانی سے گھر کے اندر بھی اگائی جا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لوگ اپنے گھروں کے کسی کمرے، تہ خانے یا سنور میں مشروم اگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف صحت بخش خوراک فراہم کرتا ہے بلکہ گھریلو مصروفیات میں ایک مثبت اور تعمیری سرگرمی بھی ثابت ہوتا ہے۔

مشروم دراصل ایک خاص قسم کی پھپھوندی ہے جو عام پودوں کی طرح مٹی میں جڑیں نہیں رکھتی بلکہ نامیاتی مادوں پر نشوونما پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اگانے کے لیے کھیت یا باغ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مناسب ماحول فراہم کیا جائے تو یہ گھر کے اندر بھی اچھی طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ مشروم کی کئی اقسام ہوتی ہیں، لیکن گھریلو کاشت کے لیے عام طور پر وہ اقسام منتخب کی جاتی ہیں جو آسانی سے بڑھتی ہیں اور کم دیکھ بھال میں بھی اچھی پیداوار دیتی ہیں۔ گھر کے اندر مشروم اگانے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے لیے زیادہ جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک چھوٹا سا کمرہ، سنور روم یا کسی گھر کا خالی کونہ بھی اس مقصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ وہاں درجہ حرارت، نمی اور ہوا کا مناسب انتظام موجود ہو۔ مشروم کو براہ راست دھوپ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ یہ نیم تاریک اور ٹھنڈی جگہوں میں بہتر نشوونما پاتی ہے۔

مشروم کی کاشت کے لیے سب سے اہم چیز اس کا صحیح ہوتا ہے جسے عموماً "سپان" کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل مشروم کی افزائش کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے جسے کسی مناسب مادے میں شامل کر کے نشوونما دی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے عام طور پر بیوس، لکڑی کا برادہ یا دیگر نامیاتی مواد استعمال کیا جاتا ہے۔ جب اس مادے کو اچھی طرح تیار کر لیا جاتا ہے تو اس میں مشروم کا سپان ملا دیا جاتا ہے اور پھر اسے مخصوص ماحول میں رکھ دیا جاتا ہے۔ گھر کے اندر مشروم اگانے کے لیے سب سے پہلے اس جگہ کا انتخاب ضروری ہے جہاں درجہ حرارت معتدل ہو۔ زیادہ گرمی یا شدید سردی دونوں ہی مشروم کی افزائش کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر معتدل ٹھنڈا ماحول مشروم کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نمی کا مناسب تناسب بھی بہت اہم ہوتا ہے کیونکہ مشروم نمی والے ماحول میں بہتر طریقے سے بڑھتا ہے۔

مشروم کی کاشت کے لیے استعمال ہونے والا بیوس یا دیگر مواد پہلے اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے اور بعض اوقات اسے گرم پانی میں بھگو کر جراثیم سے پاک بھی کیا جاتا ہے تاکہ کوئی غیر ضروری پھپھوندی یا جراثیم اس میں شامل نہ رہیں۔ اس کے بعد اسے خشک کر کے مناسب حالت میں لایا جاتا ہے اور پھر اس میں سپان شامل کر دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد اس مواد کو ہوا یا پلاسٹک کے تھیلوں یا مخصوص ڈبوں میں بھر دیا جاتا ہے۔

جب یہ تھیلے تیار ہو جاتے ہیں تو انہیں اس کمرے میں رکھ دیا جاتا ہے جہاں مشروم کو اگایا جاتا ہے۔ کچھ دنوں کے اندر اندر اس مواد کے اندر سفید رنگ کی باریک تہ نمودار ہونا شروع ہو جاتی ہے جو دراصل مشروم کی افزائش کا ابتدائی مرحلہ

عبدالرشید بٹ

انسانی معاشرہ صرف عقائدوں، سڑکوں اور ترقی کے منصوبوں سے مضبوط نہیں بنتا بلکہ اس کی اصل طاقت اس کے لوگوں کے دلوں میں موجود ہمدردی، ایثار اور ایک دوسرے کے لئے محبت کے جذبے سے پیدا ہوتی ہے۔ جب معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھتے ہیں اور مشکل وقت میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہیں تو یہی عمل ایک مثالی اور مہذب معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ ضرورت مندوں کی مدد کرنا دراصل انسانیت کی سب سے خوبصورت روایت ہے جو نہ صرف دوسروں کی زندگی آسان بناتی ہے بلکہ مدد کرنے والے کے دل کو بھی سکون اور یقینان عطا کرتی ہے۔

دنیا میں ایسے بے شمار لوگ موجود ہیں جو مختلف وجوہات کی بنا پر مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ بعض افراد معاشی تنگی سے دوچار ہوتے ہیں، کچھ بیماریوں سے لڑ رہے ہوتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو قدرتی آفات یا حادثات کے نتیجے میں زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر معاشرے کے صاحب استطاعت افراد آگے بڑھ کر ان کی مدد کریں تو بہت سی زندگیاں سنورکتی ہیں۔ یہ مدد صرف مالی معاونت تک محدود نہیں ہوتی بلکہ ایک ہمدردانہ رویہ، ایک نسلی شخصیات یا کسی کے مسائل کو سن لینا بھی کسی کے لئے بہت بڑی مدد ہوتی ہو سکتا ہے۔

ضرورت مندوں کی مدد کا تصور تقریباً ہر مذہب اور تہذیب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ انسان کو ہمیشہ یہ یقین ہی گئی ہے کہ وہ اپنے ارد گرد موجود لوگوں کا خیال رکھے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہو۔ یہ یقینا سب سے بڑا دلائی کیلئے دنیا میں کوئی بھی شخص مکمل طور پر خود غفل نہیں ہوتا۔ حالانکہ اگر ہم تھوڑا سا وقت نکال کر اپنے ارد گرد نظر ڈالیں تو ہمیں بہت سے ایسے لوگ نظر آ سکتے ہیں جو خاموشی کے ساتھ مشکلات کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کی مدد کرنا نہ صرف ایک اخلاقی فریضہ ہے بلکہ یہ انسانیت کا تقاضا بھی ہے۔

معاشرے میں ضرورت مندوں کی مدد کے بے شمار طریقے موجود ہیں۔ سب سے پہلا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے وسائل کے مطابق مالی تعاون کریں۔ اگر کوئی شخص خوشحال ہے تو وہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ غریبوں، یتیموں اور ضرورت مند خاندانوں کے لئے بخش سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء، لکڑی، اور دیگر ضروری سامان بھی ایسے لوگوں تک پہنچایا جا سکتا ہے جو ان چیزوں کے حامل نہیں ہو سکتے۔

لیکن مدد کا دائرہ صرف دولت مند افراد تک محدود نہیں ہونا چاہئے۔ ایک طالب علم بھی اپنی استطاعت کے مطابق کسی کی مدد کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ اپنے کسی کمرہ جماعت کو پڑھائی میں مدد دے سکتا ہے یا کسی بزرگ کی روزمرہ کاموں میں معاونت کر سکتا ہے۔ اس طرح ایک عام شہری بھی اپنے پڑوسیوں اور محلے کے لوگوں کا خیال رکھ کر ایک مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ سچوئے سچوئے اعمال بظاہر معمولی لگتے ہیں لیکن مجموعی طور پر معاشرے میں محبت اور تعاون کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔

